© rasailojaraid.com

مثبت بنا کر اُسے اسلام کے بنیادی تقاضوں سے قریب کر کے دعوت دی جائے۔ اس بارے میں دینیات، خطبات، اسلام اور جاہلیت، شہادتِ حق، صحابہ کرامؓ کی زندگیاں وغیرہ کتابیں مؤثر کام دے سکتی ہیں۔

میں نے اپنے محدود وسائل کی حد تک جیلوں میں دعوت کے کام کو جاری رکھا، مسائل و مشکلات کا سامنا بھی رہا، لیکن اللہ مسبب الاسباب نے کسی نہ کسی طور اس کام کو آگے ہی آگے بڑھایا۔ اگرچہ نائن الیون کے واقعے سے رابطے میں مسائل کا سامنا ہے، حکومت نے ڈاک خرچ میں بے تحاشا اضافہ کر کے یقیناً امریکی وصیہونی عزائم کی تکمیل چاہی ہے کہ لٹریچر وغیرہ کی ترسیل عملاً ممکن نہ رہے، مگر ان تمام ترکاوٹوں کے باوجود جس رفتار سے امریکا میں اسلام اپنے قدم جما رہا ہے اور خود امریکی شہری صیہونیت کے خلاف اپنی نفرت کا کھلے بندوں اظہار کرتے ہیں، اس سے یہ اُمید بندھتی ہے کہ صیہونیت کے خلاف امریکی عوام کی یہ ملک گیر نفرت بالآخر نہ صرف امریکا میں، بلکہ دنیا بھر میں سامراجی وصیہونی عزائم کے خاتمے کا باعث ہوگی، اور اسلام غالب آ کر رہے گا۔ ان شاء اللہ!

بیرون ملک رسائل و جرائد سے مراسلت

دعوتی سرگرمیوں کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ میرے بعض احباب نے گذشتہ ۱۵، ۲۰ برس میں کم و بیش لندن کے تمام اخبارات میں سے بین الاقوامی اور عالمِ اسلام کے حالات اور اُن کے منتخب اداریوں کے اصل تراشے اتنی تعداد میں ارسال کیے ہیں کہ میرے پاس ایک ایسا وافر ذخیرہ جمع ہو چکا ہے کہ اُس کی مدد سے مختلف موضوعات پر تحقیقی کام ہو سکتا ہے۔ بش اور بلیر کے خلاف برطانوی اخبارات نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ یہ دونوں نام برطانیہ میں گالی بن کر رہ گئے ہیں۔

ان اخبارات میں بعض کالم نویس اپنے کالموں میں اسلام کے خلاف اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل معروف روزنامے ڈیلی میل میں اُس کے کیمبرج یونی ورسٹی کے ایک پروفیسر جان کیسی کا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک فرضی تصویر کے ساتھ ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں ایک طرف نبی کریمؐ کی ذاتِ مبارکؐ کو غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک، بروقت صحیح فیصلہ کرنے والا اور انتہائی دلیر اور جرأت مند پیش کیا گیا، وہاں نعوذ باللہ عورتوں کا عاشق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور قزاق کے لفظ بھی استعمال کیے گئے۔ میں نے اُس روزنامے کے چیف ایڈیٹر کو خط لکھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرزہ سرائی پر ان کی گرفت کی وہاں یہ بھی لکھا کہ یہ عیسائیت ہی ہے جس نے حضرت عیسٰیؑ کی مختلف فرضی حالتوں میں بت بنا کر ان کو خدا کا درجہ دیا' جب کہ آپ سمیت پوری دنیا جانتی ہے کہ ہمارے ہاں پیغمبرؐ اسلام کی تصویر کا تصور تک نہیں پایا جاتا۔

چیف ایڈیٹر نے میرے خط کا جواب دیا کہ روزنامے نے اگلے ہی روز معذرت شائع کر دی تھی اور اُس نے معذرت کی نقل بھی ارسال کی۔ میں نے ایڈیٹر سے متعلقہ کالم نویس کا پتا بھی طلب کیا' جو اُس نے مجھے ارسال کیا۔ چنانچہ میں نے کیمبرج یونی ورسٹی کے اس پروفیسر کو خط تحریر کیا اور اُس کی نقل روزنامے کے چیف ایڈیٹر کو بھی ارسال کی۔ اگرچہ اُس نے میرے خط کا کوئی جواب تو نہ دیا لیکن میرا ایک مقصد اُسے قائل کرنا تھا کہ اُس نے پیغمبر اسلامؐ کی ذاتِ مبارک کو اپنی تنقید کا جو نشانہ بنایا ہے' وہ اُس جیسے اسکالر کی علمیت اور مقام سے گری ہوئی بات تھی۔

اس طرح وقتاً فوقتاً برطانوی اخبارات میں بعض مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جن کا میں نے جواب دیا ہے۔ بعض امریکی اور برطانوی اسکالروں سے بھی صیہونیت کے خلاف میری مراسلت رہی ہے۔

اس میدان میں بھی مجھ سے جو بن پڑا ہے' میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں برتی۔ کوئی دو ڈھائی سال قبل اسی اخبار میں Pakistan today is the most dangerous place on Earth کے عنوان سے پاکستان کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا جس کا نہ ہماری امریکا نواز حکومت کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے آیا اور نہ ہمارے انگریزی یا اُردو اخبارات نے ہی کوئی نوٹس لیا' البتہ میں نے اس اخبار کے چیف ایڈیٹر (ایڈیٹوریل) Fred Hiatt کو کئی حوالہ جات کے ساتھ ۲۰ صفحات کا خط لکھا جس کا عنوان تھا:

1. USA & U.K's Governments under Zionism control are the only enemies of world peace. 2. Bush, Blair and Sharon are war criminals.

میں نے اس خط کی نقول اسلام آباد میں تمام غیر ملکی سفیروں' پاکستانی وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور لندن کے بعض اخبارات کے چیف ایڈیٹر اور بعض مغربی دانش وروں کو بھی بھیجیں۔ اس کے جواب میں مشہور صہیونیت مخالف امریکی دانش ور اور مصنف پال فنڈے کا خط میرے لیے ایک بڑا اعزاز ہے۔ اسی طرح لندن کے لارڈ میئر کا میرے نام ذاتی خط بھی میرے لیے ایک یادگار ہے کہ میں نے قومِ یہود اور ہنود کے خلاف عیسائیت اور اسلام دشمنی جنگ کے بارے میں اُسے اپنا ۱۶ صفحات کے اس مضمون کی جو نقل بھیجی تھی، اُس نے یورپین سوشل فورم کے ۲۰ ہزار یورپی اسکالروں اور دیگر شعبوں کے اجتماع میں، میرے اس مضمون کو بطور ایک ایشو پیش کیا۔ اس طرح سے بیرون ممالک کے رسائل و جرائد سے مراسلت کا سلسلہ جاری رہا اور اسلام کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے تدارک اور اسلام کی حقیقی تصویر اور پیغام کو پیش کرنے کی مقدور بھر کوشش جاری رکھی اور یہ سلسلہ الحمدللہ ابھی تک جاری ہے۔

انفرادی رابطہ و کارکن سازی

اپنی دعوتی ذمہ داریوں کی ادایگی کے پیش نظر میرا یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ میرے رابطے میں جو بھی فرد آیا، دفتر میں، دورانِ سفر یا کہیں بھی، میری کوشش رہی ہے کہ اس اتفاقی تعارف کو ایک مستقل رابطے میں بدل دوں اور ایک فرد کے اندر اس کی ذمہ داریوں کا احساس اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اُبھارا جائے اور حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ مستقبل میں تحریک کو اچھے کارکن میسر آسکیں۔ میں تعارف حاصل کرتا، پتا اپنی ڈائری میں درج کرتا اور پھر باہمی گفتگو کے بعد اپنے بیگ سے لٹریچر یا پمفلٹ وغیرہ تحفتاً دیتا اور پھر مراسلت جاری رکھتا۔ میری کوشش رہی ہے کہ نوجوانوں کو خاص طور پر آگے بڑھایا جائے اور خاص طور پر عبدالحمید صدیقی کی کتاب انسانیت کی تلاش بہت سے لوگوں کو تحفتاً دی۔ میں نے اپنی کتاب کارکن کی یادداشتیں میں اپنے تجربات کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ اندرون ملک مراسلت کا ایک بڑا ریکارڈ آج بھی میرے پاس محفوظ ہے جو کارکن سازی، تربیت افراد، دعوتی مسائل اور رہنمائی وغیرہ کے موضوعات پر ایک اچھا لوازمہ ہے۔

اشاعتِ اسلام کے لیے بیرون ملک مراسلت و ترسیلِ لٹریچر، امریکی جیلوں میں قیدیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں دعوت کا کام، ملکی و غیر ملکی جرائد میں اسلام کے خلاف چھپنے والی تحریروں پر ردعمل، گرفت اور ترسیل لٹریچر اور اس کے ساتھ ساتھ اندرون ملک افراد سے بڑے پیمانے پر مستقل رابطہ اور کارکن سازی کے لیے مساعی--- اس پر خدا کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ کبھی سوچتا ہوں کہ اہلِ خانہ کی ذمہ داریوں اور حصول رزق کی سرگرمیوں کے ساتھ یہ ہمہ جہت اور عالم گیر نوعیت کا کام، بغیر کسی معاونت اور مالی تعاون کے کیسے انجام پا گیا ہے۔ یہی خیال آتا ہے کہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قیدیوں کے لیے

ترجمہ قرآن، تفہیم القرآن، دینی کتب و رسائل کی فراہمی

مختلف جیلوں سے قیدی دینی لٹریچر کے حصول کے لیے بذریعہ خط دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔
ایسے قیدی یا ان کے رشتے دار مطلوبہ لٹریچر کی فراہمی کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں:

سید منور حسن
قیم جماعت اسلامی پاکستان
منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: 5419520-24

احیائے علوم
مدیر اعلیٰ: سید قاسم محمود

- ایک متحرک، امید افزا، زندہ جریدہ، جس کا دھارا روشن مستقبل کی طرف بہتا ہے
- ایک فکری سنگم، جہاں مذہب، فلسفہ اور سائنس آ کر ملتے ہیں
- علم دوست حضرات و خواتین کے لئے فکر انگیز اور معلومات افزا تحریروں کا انتخاب
- اسلام اور سائنس میں دوستی کروانے والی، کسی بھی زبان میں چھپنے والی، قدیم و جدید کتابوں کی تلخیصات، تعارفات، اقتباسات
- دنیا بھر کی احیائی تحریکوں کی اطلاعات، علوم جدیدہ میں ہونے والی تحقیقی و ترویجی سرگرمیاں

قیمت: 20 روپے ـــ سالانہ 200 روپے

ادارہ نشأۃ اسلامیہ
Institute of Islamic Renaissance
35-B, Iqbal Avenue, Johar Town II, Lahore-54770, Pakistan
Tel: 042-5181643
e-mail: shahkarf@yahoo com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عورت کی ملازمت

حافظ مبشر حسین لاہوری ○

عقائد و عبادات کے بعد اسلام کا ایک عورت سے یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے گھر کی رونق بنے' خاوند کی اطاعت و خدمت کرے' بچوں کی دیکھ بھال اور امور خانہ داری بہتر طور پر انجام دے۔ جہاں تک گھر سے باہر جانے کا تعلق ہے تو معقول وجوہات کی بنا پر اس کی گنجایش موجود ہے۔ ان سطور میں خواتین کی ملازمت کے حوالے سے ضروری امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

عورت اور معاشرتی صورت حال

اسلام نے عورت پر یہ احسان کیا ہے کہ پیدایش سے لے کر وفات تک اس کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اس کے سرپرستوں اور شوہر پر ڈال دی ہے۔ شادی سے پہلے اس کا باپ یا بھائی یا چچا وغیرہ اس کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں اور شادی کے بعد اس کا شوہر۔ گویا عورت کو فکر معاش سے آزاد کر دیا گیا ہے تاکہ وہ پوری یکسوئی سے اپنے خانگی وظائف کو پورا کر سکے۔ اب ایک عورت اگر اپنی خانگی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سے انجام دے تو عام طور پر اس کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ روزانہ آٹھ دس گھنٹے گھر سے باہر گزار کر ملازمت کی مشقت بھی اٹھائے۔ اگر وہ بلاناغہ اتنا وقت گھر سے باہر صرف کرے گی تو لازمی بات ہے کہ پھر وہ اپنی گھریلو ذمہ داریاں پوری کر سکے گی نہ شوہر کے حقوق کماحقہ ادا کر سکے گی۔ اگرچہ بعض استثنائی صورتیں ایسی بھی ہوسکتی ہیں جہاں ایک عورت

○ ناظم مبشر اکیڈمی' لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گھر سے باہر ملازمت کی ذمہ داریاں بھی انجام دے لے اور خانگی فرائض کو بھی پورا کرلے، لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔

ہمارے معاشرے میں تین قسم کی خواتین ہیں:

۱- درمیانے طبقے سے تعلق رکھنے والی: اس طبقے کی خواتین کو گھر کا سارا کام کاج تقریباً خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ شوہر کے بروقت کھانے، لباس اور دیگر چھوٹی موٹی چیزیں مہیا کرنا، بچوں کی دیکھ بھال اور خانہ داری کے چھوٹے موٹے کام کرنا ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس دوران عورت بیمار بھی ہوتی ہے، تھکاوٹ کا سامنا بھی کرتی ہے اور دودھ پیتے بچے کو بھی اٹھائے پھرتی ہے۔ اگر اس عورت کو یہ کہا جائے کہ وہ روزانہ صرف چار گھنٹوں کے لیے تن تنہا گھر سے باہر وقت دے تو یہ اس کے لیے ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یا تو خانگی امور سخت متاثر ہوں گے یا پھر دہری مشقت اٹھا کر خود بہت سے مسائل اور دباؤ کا شکار ہوجائے گی۔ ہمارے معاشرے کی اکثر خواتین کا تعلق اسی طبقے سے ہے۔

۲- خوش حال طبقے سے تعلق رکھنے والی: اس قسم کی خواتین کو نہ معاشی مسائل کا سامنا ہوتا ہے اور نہ گھریلو کام کاج ہی کی زیادہ مشقت ہوتی ہے۔ گھر کے سارے کام نوکر چاکر اور خادمائیں وغیرہ انجام دیتی ہیں۔ اس طبقے کی خواتین گھر سے باہر وقت صرف کرسکتی ہیں۔ ان کے لیے ممکن ہوتا ہے کہ اپنی تعلیم، قابلیت اور صلاحیت کے حوالے سے معاشرے کی اسلامی حدود کے اندر خدمت انجام دینے کے لیے کوئی ملازمت کریں۔

۳- غریب طبقے سے تعلق رکھنے والی: اس قسم کی خواتین کو سخت معاشی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ پھر گھر کے تمام کام کاج بھی خود انجام دینے ہوتے ہیں۔ شوہر کی آمدنی کم ہوتی ہے مگر گھریلو اخراجات کی فہرست طویل ہوتی ہے۔ چنانچہ شوہر کے ساتھ بیوی کو بھی کوئی نہ کوئی ملازمت کرنا پڑتی ہے، خواہ گھر میں رہ کر کرے، یا گھر سے نکل کر۔ حتیٰ کہ ان کے بچے بھی بلوغت سے پہلے ہی ان کے ساتھ محنت مزدوری شروع کردیتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اس طبقے کی بھی کمی نہیں ہے۔

یہ تو تھی ہمارے معاشرے کی واقعاتی صورت حال، اب ہم اسلامی نقطۂ نظر سے اس مسئلے کا جائزہ لیتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عورت کی ملازمت اور اسلام

اسلام نے اگرچہ عورت کے نان ونفقہ کی ذمہ داری شوہر یا شوہر کی عدمِ موجودگی کی صورت میں اس کے سرپرستوں پر ڈالی ہے مگر اس کے ساتھ اسلام عورت کے مالی حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ عورت کو اگر تحفے، وراثت یا مہر وغیرہ کی شکل میں مال ملتا ہے تو اس پر اسی کا حق ملکیت ہے۔ اس مال کو بڑھانے کے لیے اگر وہ کسی جائز کاروبار میں لگانا چاہے تو شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے وہ ایسا بھی کرسکتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک عورت یہ سمجھتی ہے کہ وہ خانگی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں رہ کر یا گھر سے باہر نکل کر کوئی کام یا ملازمت بھی کرسکتی ہے تو اسے چند حدود و شرائط کے ساتھ ایسا کرنے کا یقیناً حق حاصل ہے۔ وہ حدود یہ ہیں:

۱- ستر وحجاب کی پوری پابندی کرے۔

۲- شوہر کی اجازت کے ساتھ ملازمت کرے۔

۳- ملازمت کے سلسلے میں بغیر محرم کے طویل سفر نہ کرے۔

۴- ایسی ملازمت سے بچے جہاں مردوں سے اختلاط رہتا ہے۔ اگر بوقت ضرورت مردوں سے گفتگو کرنا پڑے تو لوچ دار انداز اختیار نہ کرے۔

۵- یہ ملازمت اس کی خانگی ذمہ داریوں کو درہم برہم نہ کرے۔

عورت اگر ان حدود کی پابندی کرے تو وہ ملازمت اور تجارت وغیرہ کرسکتی ہے۔ اس کے چند دلائل یہ ہیں:

۱- حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ فرماتی ہیں کہ حضرت زبیر بن عوامؓ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اُونٹ اور گھوڑے کے سوا روے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام اور کوئی چیز نہ تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی، اسے پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی پکانا بھی نہیں جانتی تھی۔ چنانچہ کچھ انصاری لڑکیاں جو بڑی سچّی تھیں، میری روٹیاں پکا جاتی تھیں۔ حضرت زبیرؓ کی وہ زمین جو اللہ کے رسولؐ نے انھیں دی تھی، میں اس سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر لاد کر لایا کرتی تھی، جب کہ یہ زمین گھر سے دو میل دُور تھی۔ اس کے بعد میرے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے ایک غلام ہمارے پاس بھیج دیا جو گھوڑے کی دیکھ بھال کا سب کام کرنے لگا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں بے فکر ہوگئی۔ گویا والد ماجد نے (غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کر دیا۔(بخاری ' کتاب النکاح: باب الغیرۃ...... ح ۵۲۲۴۔ مسلم' کتاب السلام' باب جواز ارداف المرأۃ' ح ۲۱۸۲)

۲- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہؓ اپنی کسی حاجت کے لیے (پردہ کر کے) گھر سے باہر نکلیں۔ ان کا جسم چونکہ فربہ تھا اس لیے جو انھیں پہلے سے پہچانتا تھا (پردے کے باوجود) اس کے لیے انھیں پہچاننا مشکل نہ تھا۔ چنانچہ راستے میں حضرت عمرؓ نے انھیں دیکھ لیا اور کہا: اے سودہؓ! اللہ کی قسم! آپ تو ہم سے چھپ نہیں سکتیں' پھر سوچیے آپ کیوں گھر سے باہر نکلی ہیں؟ حضرت سودہؓ اُلٹے پاؤں واپس آ گئیں۔ اللہ کے رسولؐ میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے اور رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ سودہؓ نے داخل ہوتے ہی کہا: یارسولؐ اللہ! میں اپنی کسی ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلی تھی اور عمرؓ نے مجھ سے یہ کہا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ پر وحی کا نزول شروع ہوگیا۔ پھر جب نزولِ وحی کی کیفیت دُور ہوئی تو تھوڑی دیر بعد آپؐ نے فرمایا: اَنَّہٗ قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ (بخاری ' کتاب التفسیر' باب قولہ لاتدخلوا بیوت النبی الا...... ح ۴۷۹۵) "اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر جانے کی اجازت دے دی ہے"۔

۳- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ کو جب تین طلاقیں ہوگئیں تو وہ (دورانِ عدت) اپنے کھجوروں کے درخت کاٹنے کے لیے گھر سے باہر چلی گئیں۔ ایک آدمی نے راستے میں انھیں دیکھا تو اس نے انھیں (دورانِ عدت) گھر سے باہر نکلنے پر منع کیا۔ چنانچہ آپ اللہ کے رسولؐ کے پاس آئیں اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ آنحضرتؐ نے ان کی بات سن کر فرمایا: اُخْرُجِیْ فَجِدِّیْ نَخْلَکِ لَعَلَّکِ اَنْ تَصَدَّقِیْ مِنْہُ اَوْ تَفْعَلِیْ خَیْرًا (ابوداؤد، کتاب الطلاق' باب فی المبتوتۃ تخرج بالنہار' ح ۲۲۹۴۔ مسلم' ح ۱۴۸۳) "تم باہر (اپنے کھیت کی طرف) ضرور جاسکتی ہو' شاید تم اس (درخت کے پھل سے) صدقہ کر دیا کوئی اور بھلائی کا کام کرو"۔

۴- حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور میں ایک صحابیہ خاتون تھیں جن کا اپنا

© rasailojaraid.com